سیانا بھلکڑ

بہاولپور سے بیس بائیس کلومیٹر دورایک چھوٹے سے خوب صورت گاؤں میں ایک لڑکا منورعلی رہتا تھا۔ وہ بے انتہائیفرماں بردار، خوش اخلاق، پڑھاکو، لیکن اول درجے کابھلکڑ تھا۔ مہینے بھرپہلے کی بات کا کیا ذکر۔۔۔

زینب تاجور:

بہاولپور سے بیس بائیس کلومیٹر دورایک چھوٹے سے خوب صورت گاؤں میں ایک لڑکا منورعلی رہتا تھا۔ وہ بے انتہائیفرماں بردار، خوش اخلاق، پڑھاکو، لیکن اول درجے کابھلکڑ تھا۔ مہینے بھرپہلے کی بات کا کیا ذکر، وہ توگزشتہ کل کی بات بھی بھول جاتاتھا، اسے خودبھی اپنی اس کمزوری کااحساس تھا، لیکن بے چارہ کیا کرتا۔ ہزار کوشش کے باوجود منوراپنی اس کم زوری پر قابو پانے میں ناکام رہا۔ اس کے علاج معالجے میں کوئی کسرنہ چھوڑی گئی، لیکن سب بے فائدہ، بھلکڑ پن جوں کاتوں برقراررہا۔ بس ایک خوبی تھی کہ منور ہرسال امتحان میں اچھے نمبروں سے پاس ہوجاتا تھا۔ اس پر اس کے ابو بھی حیرت زدہ رہتے تھے۔

ایک اتوار کوصبح ناشتے سے فارغ ہوکرمنور اپنا ہوم ورک مکمل کررہاتھا کہ اس کے ابوکمرے میں آئے اور بولے: منوربیٹے! میں ایک ضروری کام سے جارہاہوں، شام تک آؤں گا۔ تم ایسا کرو کہ بہاولپور چلے جاؤ اور بازار سے گھر کاسودا سلف خرید کرلے آؤ۔ فہرست اپنی امی سے بنوالینا۔ ایک ہزار کانوٹ میں نے تمھاری ڈکشنری کے نیچے دبا کررکھ دیاہے۔ بس کے کرائے کے لیے کچھ پیسے امی سے لے لینا۔ ہوشیاررہنا کہ کوئی جیب کتراتمھیں اس نوٹ سے محروم نہ کردے۔

ٹھیک ہے بابا! جیسا آپ کاحکم۔ میں پوری احتیاط کروں گا۔

اور ہاں، ایک ضروری بات اور۔ اس کے ابو کمرے سے باہر جاتے جاتے رک کر بولے: اب تم خاصے بڑے ہوگئے ہو، اس لیے تمھیں میرا سہارا بننا چاہیے۔ آیندہ گھرکے چھوٹے موٹے کام تم خود ہی کرلیا کرو۔

جی بابا ! میں پوری پوری کوشش کروں گا۔

منوربس اڈے پرپہنچا ہی تھا کہ بس آگئی۔ بس بھری ہوئی تھی۔ کنڈکٹرنے اس ایک موٹی عورت کے ساتھ بٹھادیا۔ پتانہیں وہ سورہی تھی یااونگھ رہی تھی۔ منور کے ساتھ بیٹھنے پراس نے لمحہ بھرکے لیے آنکھیں کھول کراسے دیکھااورپھر اونگھنے لگی۔ عورت حلیے سے غریب لگ رہی تھی۔ اس کے کپڑے معمولی اور میلے تھے۔ ہونٹوں پرپپڑیاں جمی ہوئی تھیں۔ اس کی گود میں ایک پرانا اوربدرنگ بٹوارکھا ہوا تھا، جس کافیتہ اس نے اپنی انگلیوں میں لپیٹ رکھا تھا۔ منور کواس غریب عورت سے خاصی ہمدردی محسوس ہوئی، لیکن وہ کیا کرسکتا تھا۔

بس چلی توصبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں نے منور کو بھی اونگھنے پر مجبور کردیا، لیکن پھر وہ چونک کرسیدھا ہوگیا مجھے جاگتے رہنا چاہیے۔ اس نے خود سے کہا: اگر میں سوگیااور کسی نے میری جیب سے ہزار کانوٹ نکال لیا توقیامت ہی آجائے گی۔

منورنے اپنی ران میں زور سے ایک چٹکی بھری۔ نیند تھوڑی دیر کے لیے ضرور غائب ہوگئی، لیکن کب تک صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی فرحت بخش ہواؤں نے اسے پھر تھپک کر سلادیا۔ پتانہیں کیاہوا تھا، شاید نیند کازوردار جھونکا تھا کہ منوراپنی طرف دیکھا سب کچھ ٹھیک ٹھاک تھا بچا۔ اس نے آنکھیں پھاڑ کربس کے اندر چاروں طرف دیکھا سب کچھ ٹھیک ٹھاک تھا کچھ مسافر اونگھ رہے تھے اور کچھ باہر

دیکھ رہے تھے۔ منور کو اچانک نوٹ کا خیال آیا اور اس نے فوراً اپنی او پری جیب میں ہاتھ ڈال دیا۔ ہزار کا نوٹ غائب ہوچکا تھا۔ وہ بدحواس ہوگیا۔ جلدی جلدی ساری جیبیں دیکھ ڈالیں، لیکن نوٹ کا کہیں پتانہیں تھا۔ اس نے سیٹ کے نیچے بھی جُھک جُھک کر کئی بار دیکھا، لیکن نوٹ نہ ملا۔ اب میں کیا کروں، اس نے خود کلامی کے انداز میں کہا۔ کیامیں اس موٹی عورت سے پوچھوں یابس کنڈکٹر سے کہوں کہ کسی نے میری جیب سے ہزار کا نوٹ نکال لیا ہے، لیکن اس سے کیا ہوگا۔ جیب کترا تونوٹ چُرا کرپچھلے کسی اسٹاپ پر اُتر گیاہوگا۔ منوردل ہی دل میں خود کو کوسنے لگا کہ اگروہ اتنی غفلت کاثبوت نہ دیتا اور خود کونیند دے محفوظ رکھتا تو یہ نوبت نہ آتی۔ اب میں اپنے بابا کوکیامنھ دکھاؤں گا۔

اچانک منور کے ذہن میں ایک خیال کہ کہیں وہ نوٹ اس موٹی عورت نے تومیری جیب سے نہیں نکال لیا۔ ضروریہی بات ہے۔ اسے کسی طرح پتا چل گیا ہوگا کہ میری او پری جیب میں ہزار کاایک نوٹ پڑا ہے۔ بس اس نے مجھے سوتا دیکھ کر چپکے سے نوٹ نکال لیا۔ اب میں کیا کروں۔ کیامیں کنڈکٹر سے کہوں کہ اس عورت نے میرا نوٹ چُرایا ہے، لیکن اگرتلاشی لینے پرنوٹ اس کے پاس سے نہ نکلا تومیری کتنی بے عزتی ہوگی۔ بہتر ہے کہ چوری کاالزام لگانے سے پہلے اس کے بٹوے کی تلاشی لے لوں۔

منورنے چورنظروں سے چاروں طرف دیکھا اور عورت کی گود سے پرس اُٹھالیا۔ اسے بالکل خبر نہ ہوئی اوروہ اسی طرح سوتی رہی۔ منورنے زپ کھول کردیکھا توسامنے ایک سرخ رنگ کے روما پر ہزار کانوٹ رکھا ہوا تھا۔ اسے حیرت کاایک شدید جھٹکا سا لگا: تومیرا شبہ درست نکلا۔ اس نے خودسے کہا، یہ عورت جیب کتری ہے۔ اسی نے میری جیب سے ہزار کانوٹ نکالا ہے۔خیر بات بڑھانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ مجھے میرا نوٹ واپس مل گیا، اب اور کیا چاہیے۔ اس نے پرس سے نوٹ نکال کراپنی جیب میں رکھا اورزپ بند کرکے احتیاط سے دو بارہ عورت کی گود میں رکھ دیا۔ عورت ابھی تک سورہی تھی۔

شام کوچاربجے منور گھر میں داخل ہوا تواسے سامان سے لدا دیکھ کراس کے ابوہکابکارہ گئے۔

" ہائیں یہ کیا؟ منور! بغیرپیسوں کے اتنی ساری خر یداری تم نے کیسے کرلی؟ اس کے ابو نے تعجب سے پوچھا۔

یہ آپ کیاکہہ رہے ہیں بابا! کیا آپ نے مجھے ہزارروپے کانوٹ خر یداری کے لیے نہیں دیا تھا۔ منور حیرت سے بولا۔

ضرور دیاتھا، لیکن وہ نوٹ توتم گھرہی پر چھوڑ کربہاولپور چلے گئے تھے۔ اپنے کمرے میں جاکر دیکھو۔ ہزار کانوٹ ابھی تک ڈکشنری کے نیچے دبا ہوا رکھا ہے۔

carnelian

Convey Meaning.
Create Significance.